کو مسئول بنا کر تحقیق و تفتیش اور مطعون کرنے کے بجائے، بات کہنے والے سے متعین بات اور متعین ثبوت طلب کریں۔ اور وہ فراہم نہ کر سکے تو نہ صرف یہ کہ اس کی بات کو دل میں جگہ نہ دیں، بلکہ اس کو تذکیر بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے پھندوں سے اور خود اپنے نفس کے شر سے محفوظ رکھے۔ (خرم مراد)

## دعاءِ ختم القرآن

ہندو پاک میں چھپنے والے قرآنِ حکیم کے نسخوں میں سورۃ "الناس" کے بعد بالعموم یہ دعا درج کی جاتی ہے:

"اللھم انس وحشتی فی قبری ... الخ"

عرب ممالک کے مطبوعہ مصاحف میں یہ دعا درج نہیں کی جاتی اور احادیث، روایات اور آثار میں بھی کہیں اس کا تذکرہ نہیں ہے کہ خیر القرون کے مصاحف میں اس دعا کو درج کیا جاتا ہو۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس دعا کا التزام ہندوپاک میں عرصہ دراز سے کیوں کیا جا رہا ہے؟ پاکستان میں طبع شدہ مصاحف جو حرم کعبہ میں رکھے جاتے ہیں ان میں یہ دعا درج نہیں کی جاتی۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ اپنے ملک میں چھپنے والے قرآنی نسخوں کے آخر سے بھی اس دعا کو مٹا دیا جائے؟

دعا کے لیے ضروری نہیں کہ الفاظ ماثورہ پر مشتمل ہو۔ قرآن پاک کے آخر میں جو دعا دعاءِ ختم القرآن کے نام سے لکھی گئی ہے وہ پوری کی پوری تو کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے لیکن اس کے اجزاء مختلف احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ اس لیے اس کا قرآنِ پاک کے اختتام پر قرآن پاک سے علیحدہ کر کے چھاپ دینا جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس میں کوئی لفظ غیر مشروع نہیں ہے۔ نہ ہی اس میں کسی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے نہ ہی کسی کے نزدیک اس دعا کا پڑھنا مسنون ہے۔ قرآن پاک کے ناشرین میں سے کوئی بھی ناشر ایسا نہیں لکھتا کہ یہ دعا حدیث میں آئی ہے اور اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ اس لیے کنز العمال کی جس روایت کو لے کر اس پر جرح کی گئی ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہونے کے باوجود مسئلہ سے غیر متعلق ہے۔ اسی بناء پر اس رائے سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا کہ اس دعا کو قرآنِ پاک کے اختتام پر ذکر کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں عرب میں طبع کیے جانے والے مصاحف کا ذکر کیا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ عمل کوئی حجت شرعیہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(عبدالمالک)